ہم دیانت داری سے یہ کہتے ہیں کہ اس مسئلہ کو متنازعہ نہیں بنانا چاہیئے۔ دینی طبقوں اور لادین سیاست دانوں کی بولی ٹھولی میں ایک واضح فرق ہونا چاہیئے۔ مجلس احرار اسلام کے امیر حضرت سید عطاء المحسن بخاری نے ۱۴/ ستمبر ۱۹۹۸ء کو ایوانِ صدر اسلام آباد میں صدرِ مملکت جناب محمد رفیق تارڑ سے ملاقات کی اور نفاذِ شریعت بل پر اپنا مؤقف ان پر واضح کیا۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ :

"ہم شریعت کے نفاذ میں حکومت کا بھر پور ساتھ دینے کو تیار ہیں مگر نفاذِ شریعت سے پہلے چند اقدامات انتہائی ضروری ہیں جو شریعت کے نفاذ کے لیے بہترین فضا مہیا کریں گے۔"

(۱) سودی نظام کا خاتمہ (۲) میڈیا سے فحاشی و عریانی کا خاتمہ

صدر مملکت نے یقین دہانی کرائی کہ سودی نظام کے حق میں حکومت اپنی اپیل واپس لے لے گی۔ لیکن اس سلسلہ میں کوئی پیش رفت کرنے کی بجائے حکومتی وزرا نے "مارک اپ" (سود) کو حلال قرار دے دیا۔ ادھر الیکٹرانک میڈیا پر پہلے سے زیادہ قوت کے ساتھ عریانی، فحاشی اور بد معاشی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ کیا حکومت کے پاس بد تمیزی کے اس سیلاب کو روکنے کے لئے کوئی قانون و اختیار نہیں ہے؟ ٹی وی اور ریڈیو پر چند بے دینوں، مرزائیوں، رافضیوں اور دہریوں کا قبضہ ہے۔ یہ اقلیتی ٹولہ پوری قوم کے عقائد، تہذیب اور اقدار کو ملیا میٹ کر رہا ہے۔ حکومت انہیں کیوں نہیں روکتی؟ حکمران نفاذ شریعت کے لئے فضاء کو سازگار بنائیں اور معاشرے میں پھیلی ہوئی اس گندگی کو پہلے صاف کریں جو یقیناً ان کے اختیار میں ہے پھر "نفاذ شریعت" کا راستہ بھی ہموار ہو جائے گا۔ ہمیں ان اسمبلیوں کے ذریعے نفاذ شریعت کی کوئی توقع نہیں۔ البتہ ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ "نفاذ شریعت بل پیش ہونے سے ایک فیصلہ تو ہو گیا اور بہت سے چہرے بے نقاب ہو گئے۔ کون لوگ شریعتِ اسلامیہ کے مخالف ہیں؟ اب ان لوگوں کے خلاف جدوجہد کرنے میں ہمارے لئے بہت آسانی ہے۔

مثلاً بے نظیر نے کلنٹن کو خط لکھا کہ "نواز شریف کو نفاذ شریعت سے روکیں"

اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے سیاست دان اور حکمران مطمئن رہیں۔ پاکستان میں شریعت کا نفاذ ہو کر رہے گا۔ یہ سعادت کس کے حصے میں آئے گی؟ اس سوال کا جواب بے نظیر اور نواز شریف دونوں کو معلوم ہے۔ اب جنوبی ایشیاء میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہو گی اور اسلام کا سورج طلوع ہو رہا ہے۔ نواز شریف مخلص ہیں تو بسم اللہ کریں۔

علامہ شعیب ندیم اور ان کے ساتھیوں کی شہادت:

۱۳/ ستمبر ۱۹۹۸ء کو سپاہ صحابہ کے مرکزی رہنما علامہ شعیب ندیم، مولانا حبیب الرحمٰن اور ان کے دیگر دو ساتھیوں کو راولپنڈی سے مری جاتے ہوئے راستے میں شہید کر دیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

علماء کرام خصوصاً سپاہِ صحابہ کے رہنماؤں کا قتل تو اب روزمرہ کا معمول ہو گیا ہے گزشتہ چند سالوں میں علماء اتنی زیادہ تعداد میں قتل ہوئے ہیں کہ اب ان زخموں کا شمار ممکن نہیں رہا۔ دہشت گردی کے ان واقعات کی روک تھام کے لئے ماضی میں بے شمار تجاویز حکومت کو دی گئیں۔ انفرادی سطح پر بھی اس کے لئے کام ہوا۔ مگر حکومت کی نا اہلی اور بعض مواقع پر خالص جانبداری کے رویّہ نے ہمیں یہ دن دکھائے ہیں۔ وزیر اعلیٰ شہباز شریف آج کل دہشت

بقیہ صفحہ ۱۰ پر